QUARTERLY, PEER REVIEWED
al-amir
ISSN(P): 2790-931X ISSN(E): 2790-9328
E-Mail: editor.alamir@gmail.com

عصر حاضر میں جاسوسی کے جدید مظاہر واحکام: اسلامی قانون کا تجزیاتی مطالعہ

Contemporary Forms of Espionage and Their Legal Rulings: An Analytical Study in Islamic Law

Shehla Noor
Ph.D. Scholar, Department of Islamic Learning, University of Karachi.
Email: shehlanoor336@gmail.com
Dr Abdul Rasheed
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Bahria University, Karachi Campus. Email: abdulrasheed.bukc@bahria.edu.pk

This study investigates the phenomenon of espionage as a fundamental component of state security in the contemporary world. Modern nation-states, particularly developed powers, employ a wide range of advanced techniques, tools, and methodologies to safeguard their territorial integrity against both internal and external threats. Within this context, the research focuses on three major areas. First, it explores the concept of espionage and its legal status in the light of the Qur'an and the Sunnah. Second, it examines the legal ruling concerning individuals who serve as spies, drawing upon Shariah discourse and the opinions of various schools of thought. Third, it analyzes the modern tools and techniques of espionage, their functions, and their expansion in the digital age.

The rapid advancement of technology has transformed espionage beyond traditional intelligence gathering, incorporating cybersecurity surveillance, digital data extraction, electronic monitoring, and covert information manipulation. These developments present complex ethical and legal challenges for Muslim societies, necessitating a renewed engagement with classical Shariah-based jurisprudential principles.

Drawing upon primary Islamic sources, including the Qur'an, the Sunnah, and classical juristic discussions. This study critically examines the boundaries between legitimate state security interests and the protection of individual privacy, human dignity, and communal trust. It further evaluates the circumstances under which espionage may be considered permissible, impermissible, or conditionally justified, considering contemporary security environments and international legal norms. By integrating classical Islamic doctrines with modern realities, this research offers a nuanced and contextually grounded Islamic legal perspective on the complicated phenomenon of espionage in the modern age.

Keywords: Espionage, Shariah, Technology, Cyber Security, digital age.

DOAJ Open Global Trusted
Academic Resource Index ResearchBib
Journament
CiteFactor Academic Scientific Journals
اشاریہ اردو جرائد
Electronic Object Identifier
I2OR
Cosmos

تمہید:

اسلام کامل، آفاقی اور متوازن دین ہے جو اپنے پیروکاروں کو صراط مستقیم پر گامزن دیکھنا چاہتا ہے اسی وجہ سے اسلام زندگی کے ہر شعبے سے متعلق رہنمائی فراہم کرتا ہے چنانچہ مسلمان بھی اپنی زندگی کے تمام مراحل میں کامیابی کے لیے شریعت اسلامیہ کی طرف رجوع کرتے ہیں، انسانی زندگی کے مختلف شعبہ جات میں سے ایک اہم اور ہر دور میں ضروری شعبہ "جاسوسی" ہے۔ کیونکہ کسی بھی ریاست کے دائمی وجود اور پھر استحکام وسلامتی کے لیے جاسوسی کا شعبہ بہت اہمیت رکھتا ہے بلکہ ریاست کے لیے جاسوسی کا شعبہ اس کی مضبوط بنیاد اور جاسوس اس کی آنکھ اور کان کے مثل ہیں۔ جاسوسی نا صرف اندرون ریاست ملک دشمن عناصر کو بے نقاب کرنے کے لیے، حساس اداروں کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے اور اپنے رازوں کی حفاظت کے لیے ضروری ہے بلکہ بیرون ریاست دشمنوں، ان کے ناپاک ارادوں اور فتنہ انگیز کاروائیوں سے باخبر رہنے اور سدباب وسرکوبی کے لیے انتہائی ضروری ہے۔ جاسوسی نا صرف عہد حاضر بلکہ عہد قدیم سے ہی امن وجنگ میں رائج رہی ہے اور اس سے خوب استفادہ کیا گیا۔ اس کی ضرورت ہر قوم اور ہر معاشرے کو رہی ہے اور جس قوم نے اس شعبے کو درست طور پر استعمال کیا کامیابی وکامرانی نے اس کے قدم چومے ہیں اور جو قومیں اس کی اہمیت کا اندازہ نہیں کر سکیں یا بذات خود اسے اہمیت نہ دی وہ قومیں نقصان اٹھاتی رہیں کیونکہ جاسوسی جنگی حکمت عملی کا مؤثر ترین ہتھیار ہے قوموں کی بقا کا دارومدار اور استحکام کی بنیاد اس کا مضبوط جاسوسی کا شعبہ ہے۔

اس ڈیجیٹل اور سائنٹفک دور میں جہاں دنیا میں دن بدن تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں وہیں اس شعبے نے بھی ترقی کی ہے۔ ریاست کو ملک دشمن عناصر سے محفوظ رکھنے کے لیے جدید ٹیکنالوجی کا استعمال ناگزیر ہے۔ ممالک اس دوڑ میں ایکدوسرے سے آگے نکلنے کے چکر میں ہر جائز وناجائز حربہ استعمال کرنے سے پیچھے نہیں ہٹتے۔ مسلمان ممالک بھی جاسوسی کی دوڑ میں پیچھے نہیں ہیں۔ اور انھیں آگے بڑھنا بھی چاہیے مگر ایک مسلمان کو اپنی زندگی اور اپنا ہر عمل اللہ تعالیٰ ورسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ واسلم کے احکامات کے مطابق انجام دینا ضروری ہے اور اس کی رہنمائی کے لیے قرآن مجید جیسی منبع ہدایت کتاب اور اس کی عملی شکل نبی کریم ﷺ کی ذات بابرکات موجود ہے اس لیے جاسوسی کے حوالے سے بھی احکامات لینے کے لیے شریعت کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔

چنانچہ ترتیب وار اس مقالے میں جاسوسی کے معنیٰ ومفہوم بیان کرتے ہوئے قرآن وسنت کی روشنی میں جاسوسی کے احکامات، فقہاء کرام کی جاسوسی کے بارے میں آراء، اور پھر عصر حاضر میں جاسوسی کے جدید مظاہر کو بیان کیا جائے گا۔ کیونکہ یہ بنیادی سوال ہے کہ آیا شریعت اسلامی یا قانون اسلامی جاسوسی کی اجازت دیتا بھی ہے یا نہیں؟ اگر اجازت ہے تو کیا وہ کلی طور پر ہے یا کچھ حدود بھی متعین ہیں؟ نیز وہ حدود کیا ہیں جن کی پاسداری ایک مسلمان کو انفرادی طور پر یا ریاست کو کرنی ضروری ہے؟ اسی طرح یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ آپ ﷺ کی زندگی سے کیا جاسوسی کی نظائر ملتی ہیں؟ آپ ﷺ کی زندگی میں متعدد غزوات و سرایا وقوع پذیر ہوئے تو ان میں جاسوسی کے حوالے سے آپ ﷺ کی حکمت عملی کیا تھی؟ اس کے علاوہ فقہاء کرام جاسوسی کے

متعلق کیا آراء رکھتے ہیں ان کا جاننا بھی ناگزیر ہے کیونکہ ان کے ذریعے ہی ہم احکامات کو بآسانی جان اور سمجھ سکتے ہیں۔ یاد رہے کہ عصر حاضر میں جاسوسی کے لیے جدید ذرائع اور وسائل بروئے کار لائے جاتے ہیں ان کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟ اسے بھی شامل مقالہ کیا جائے گا۔ پیش نظر موضوع انتہائی اہمیت کا حامل ہے جس کا مقصد جاسوسی کی اہمیت و افادیت کے بیان کے ساتھ ساتھ اس بات کو یقینی بنانا ہے، کہ جدید جاسوسی کے طریقوں کے استعمال میں یہ بات مد نظر رکھی جائے کہ اس سلسلے میں شریعت سے متجاوز کوئی قدم نہ اٹھنے پائے اور شریعت کی بیان کردہ حدود و قیود کو مد نظر رکھا جائے۔ لہذا سب سے پہلے جاسوسی کے معنی و مفہوم کی آگاہی سے گفتگو کا آغاز کیا جاتا ہے۔

جاسوسی کے معنٰی و مفہوم

عربی میں جاسوسی کے لئے تجسس کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے جس کا مادہ ج س س ہے اور یہ باب تفعّل سے ہے۔ تاج العروس میں ہے:

الجَسُّ : تَفَحُّصُ الأخبارِ والبحثُ عنها كالتَّجَسُّس قال اللِّحْيانيُّ : تجَسَّسْتُ فلاناً ومن فلانٍ : بَحَثْتُ عنه وقيل : بالجيم : البحثُ عن العَورات[1]

"خبروں کو جانچنا اور تلاش کرنا تجسس کی طرح، لحیانی کہتے ہیں: تجسست فلانا و من فلان کا مطلب ہے کسی کے بارے میں ٹوہ رکھنا، اور یہ بھی کہا گیا کہ جسّ کا مطلب پوشیدہ امور تلاش کرنا"

امام غزالی تجسس کی تعریف کچھ اس طرح کرتے ہیں:

التجسس هو طلب الامارات المعرفة[2]

"تجسس کا معنٰی کسی چیز کے بارے میں جاننے کے لیے اس کی علامات کو تلاش کرنا ہے"

امام غزالی کی پیش کی گئی تجسس کی تعریف عام ہے جو ہر قسم کو شامل ہے چاہے وہ دشمن پر ہو یا دوست پر ہو، ذاتی غرض کے تحت ہو یا کسی دوسرے کے لیے ہو۔ اگر یہ علامات خود بخود ظاہر ہو جائیں اور ان سے اس چیز کی پہچان ہو جائے تو علامات جس چیز کا تقاضا کر رہی ہیں اس کے مطابق رائے رکھنا یا عمل کرنا درست ہو گا۔ علم دیکھنے، سننے، سونگھنے، چکھنے اور چھونے سے بھی حاصل ہو جاتا ہے۔

کسی بھی انٹیلی جنس ایجنسی کا یہ بنیادی فرض ہوتا ہے کہ وہ اپنے ملک کے لیے تمام ممکنہ معلومات جمع کرے ملک کے خلاف ہونے والی تمام اندرونی و بیرونی سازشوں پر نظر رکھے اور جوابی جاسوسی کا مربوط نظام قائم کرے۔ فی زمانہ جاسوس کے لیے ایجنٹ کا لفظ مستعمل ہے طارق اسماعیل ساگر دور حاضر کے مطابق بیان کرتے ہیں کہ ایجنٹ کسے کہتے ہیں آیئے دیکھتے ہیں:

"ایجنٹ وہ مرد یا عورت ہے جو ایک خاص تربیت حاصل کرنے کے بعد ٹارگٹ ملک میں باقاعدہ تجویز کے مطابق خفیہ نوعیت کے کام مثلاً جاسوسی، سبوتاژ، سبوتژن وغیرہ بذات خود سرانجام دے یا سرانجام دینے میں مددگار ثابت ہو کسی بھی ایجنٹ کو جو شخص کنٹرول کرتا ہے وہ "ایجنٹ ہینڈلر" کہلاتا ہے۔ اس کا کام ایجنٹ کو بھرتی کرنا، تربیت دینا، بریف کرنا، مشن پر روانہ کرنا اور پھر ایجنٹ سے حاصل شدہ معلومات کو ایجنسی تک پہنچانا ہے"[3]

بہر حال آسان الفاظ میں جاسوس کی تعریف یوں کی جاسکتی کہ:

"جاسوس وہ ہے جو خفیہ وپوشیدہ خبروں کو تلاش کرے، رازوں کو حاصل کرے ان تمام وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے جو اسے معلومات کے حصول میں معاون ہوں، چاہے وہ اندرونی ہوں یا بیرونی، پھر اگر وہ یہ کوشش وجدوجہد اپنے ملک کو فائدہ پہنچانے کے لیے کرتا ہے تو وہ سچا محب وطن ہے اور اگر وہ یہ معلومات کسی دوسرے کو یا دشمن کو پہنچاتا ہے تو وہ خطرناک دشمن ہے۔"

جاسوسی کے معنٰی و تعریفات کا جائزہ لینے کے بعد فقہ اسلامی کے اولین ماخذ قرآن مجید کی طرف رجوع کرتے ہیں کہ جاسوسی کے معاملے میں قرآن مجید کی تعلیمات کیا ہیں؟ چنانچہ قرآن پاک کا مطالعہ کرنے سے جاسوسی کے دو پہلو سامنے آتے ہیں ایک جواز کا اور ایک عدم جواز کا۔ ذیل میں ان دونوں پہلوؤں کے متعلق گفتگو پیش نظر ہے۔

غیر مشروع جاسوسی

اسلامی مملکت میں آباد لوگوں کی جان، مال، عزت کی حفاظت کی ذمہ داری ریاست لیتی ہے اور کسی کو بھی اجازت نہیں کہ وہ کسی کی ذات، گھر، راز اور اندرونی معاملات کی تحقیق یا تجسس کرے۔ لہذا نظام اسلامی میں باطنی امور کے تعاقب کی بالکل اجازت نہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات جہاں یہ بات ناپسند فرماتی ہے کہ کوئی شخص اپنے عیوب پر لوگوں مطلع کرے وہیں اس بات کی سخت تاکید فرماتی ہے کہ مسلمان ایک دوسرے کے عیوب کو تلاش کریں یا اتفاقاً کسی کا کوئی عیب کوئی نقص یا برائی نظروں کے سامنے آجائے تو اس کی تشہیر کی جائے مسلمان کے لئے اصل پاکیزگی، پاک دامنی اور ہر عیب لگانے والی چیز سے سلامتی ہے۔ اسی لیے اسلام میں اس طرح کے تجسس کی ممانعت ہے۔ کیونکہ یہ کینہ، بغض اور عداوت کا باعث ہے جو کہ اسلام کا مقصود نہیں۔ اسی طرح ان باتوں کی جاسوسی کرنا جو لوگ اپنی خلوتوں اور مناجاتوں میں کرتے ہیں جائز نہیں اور اس عمل کی دنیا آخرت میں سزا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَحِيمٌ [4]

"اے ایمان والو! بہت گمانوں سے بچو بیشک بعض گمان گناہ ہو جاتے ہیں اور جاسوسی نہ کرو اور تم میں کوئی دوسرے کی پیٹھ پیچھے برائی نہ کرے کیا تم میں کوئی یہ پسند کرے گا کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھاتے پس تمہیں ناگوار ہو گا اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے"

سورۃ الحجرات کی مذکورہ آیت میں دیئے گئے احکامات میں ایک اہم حکم لاتجسسوا کا ہے یعنی جاسوسی نہ کرو، ایک دوسرے کی چھپی باتوں کے درپے نہ ہو اور نہ ہی ٹوہ میں لگو۔ غور کیا جائے تو شریعت کا یہ حکم کثیر منافع پر مبنی ہے انسان اغلاط،

نقائص اور عیوب سے مبراء نہیں تو اگر ایک شخص دوسرے کے عیوب تلاش کر کے اس کے راز کو افشاء کرے تو نتیجتاً دوسرا شخص بھی بدلہ لینے کے لیے ایسا ہی کرے گا اور پھر معاشرے کے تمامی افراد اسی سرگرمی میں مشغول ہو جائیں تو نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ اسلام اخوت، بھائی چارہ کا درس دیتا ہے جبکہ ایک دوسرے کی ٹوہ میں لگے رہنا اخوت کا قلع قمع کر دینے سے کم نہیں۔ صاحب مدارک فرماتے ہیں:

{وَلاَ تَجَسَّسُواْ} أي لا تتبعوا عورات المسلمين ومعايبهم يقال تجسس الأمر إذا تطلبه وبحث عنه تفعل من الجس وعن مجاهد خذوا ما ظهر ودعوا ما ستر الله وقال سهل لا تبحثوا عن طلب معايب ما ستره الله على عباده[5]

"اور سراغ مت لگایا کرو یعنی مسلمانوں کے عیوب اور مستور کا پیچھا مت کرو عرب کہتے ہیں تجسس الامر جبکہ اس کو خوب تلاش کرے اور ڈھونڈلے یہ تفعل کا وزن الجس مصدر سے ہے مجاہد کا قول ہے" ظاہر کو اختیار کرو جو اللہ تعالیٰ نے مستور کیا اس کو چھوڑ دو" قول سہل ہے "اپنے بندوں کو جو عیوب اللہ تعالیٰ نے چھپا دیئے تم ان کے پیچھے مت پڑو"

ہر انسان کے کچھ اندرونی اور پوشیدہ معاملات ہیں، یا نقائص و عیوب ہوتے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے پردہ رکھا ہوتا ہے اور سب یہ چاہتے ہیں کہ ان سے دوسرے لاعلم رہیں تو یہی چیز ہر انسان کو دوسرے کے بارے میں سوچنی چاہیئے۔ آیت مبارکہ میں تجسس کی نہی دراصل مسلمانوں اور ان کی جماعتوں کی خبروں کی جاسوسی کے حوالے سے ہے کہ مسلمانوں کے پوشیدہ امور اور عیوب کی تلاش مت کرو اور اسے مت کھولو جسے اللہ تعالیٰ نے پردے میں رکھا ہے۔

مجرموں کی جاسوسی:

نظام اسلامی کے سنہری اصولوں میں شامل ہے کہ مسلمان ایک دوسرے کے ساتھ محبت، شفقت، رحم اور عیوب کی پردہ پوشی کریں چاہے گناہ گار ہی کیوں نہ ہو۔ ان کے راز کو چھپائے رکھنا اور جو چیز ان سے ظاہر ہو اس کو بیان نہ کرنا یہ بھی تعلیمات اسلامیہ میں ہے۔ لیکن !! معاملہ اگر لوگوں کی جان، مال اور حقوق سے متعلق ہو تو اب اس کی پردہ پوشی کرنا ضروری نہیں کیونکہ یہ گناہ اور زیادتی پر تعاون ہو گا۔ حقوق اللہ میں اگر کوئی کمی یا سستی کرے تو اس کی پردہ پوشی کی جاسکتی ہے مگر حقوق العباد میں نہیں۔ اگر کسی شخص کے مشکوک معاملات کسی پر کھلتے ہیں اور وہ ان کی تحقیق کے بعد دوسروں کا آگاہ کرتا ہے تاکہ لوگ اس کے شر سے محفوظ رہیں تو یہ ناجائز نہیں۔ اس صورت کے علاوہ مسلمان کے معاملات کی کرید کرنا یا تجسس کرنا کہ اس کے راز ظاہر ہو جائیں درست نہیں اگرچہ وہ شخص گناہ گار و خطاکار ہی کیوں نہ ہو۔ غلام رسول سعیدی صاحب لکھتے ہیں:

"اگر کسی شخص کے متعلق یہ شبہ ہو کہ اس کی در پردہ سرگرمیاں دوسرے بے گناہ افراد کے جان و مال اور عزت و آبرو کے لیے خطرہ ہیں یا اسکی کاروائیاں ملک کی سلامتی اور امن عامہ کے منافی ہوں تب بھی اس کو پرایا معاملہ سمجھ کر اس سے غیر متعلق رہا جائے ، بلکہ اس صورت حال کی بڑی قوت سے اصلاح کرنی چاہیے کیونکہ اب یہ ایک فرد کا معاملہ نہیں پوری قوم کا معاملہ ہے اس قسم کی

صورت حال کی اصلاح انسان انفرادی طور پر نہین کر سکتا اس لیے اس کو حکومت کے علم میں لانا ضروری ہے اور اس سے صرف نظر کرنا نہ صرف یہ ملک وملت کا نقصان ہے بلکہ شرعاً بھی ناجائز و گناہ ہے"[6]

یہاں شریعت بھی پردہ پوشی کی اجازت نہیں دیتی بلکہ یہاں چھپانا جائز نہ ہوگا۔ لیکن یہ بات سامنے رکھنی چاہیے کہ جب کوئی اطلاع ملے، کوئی معاملہ سامنے آئے یا کہیں کسی بات کا شبہ یا الزام ہے تو سنی سنائی بات پر حکم نافذ نہیں کر دینا چاہیے بلکہ اس کی پہلے تحقیق کرنی چاہئے اور ظاہری بات ہے تحقیق بغیر جاسوسی کے نہیں ہو سکتی ہے۔

مشروع جاسوسی:

اسلامی ملک کو نقصان دینے، کمزور کرنے، اور اس کی سالمیت کے لیے خطرہ بننے والے عناصر کا کھوج لگانا، ان کی کاروائیوں کو روکنا، ان کے منصوبوں کو خاک میں ملانے اور ناپاک وغلط عزائم سے حکام کو باخبر رکھنے کے لیے جاسوسی و مخبری کرنا جائز ہے۔ اسلامی ملک کے تحفظ و سالمیت کے لیے یہ کوشش کرنا بھی ایک جہاد ہے۔ دراصل جاسوسی ایسی چیز ہے کہ حالت امن ہو یا حالت جنگ اس کی اہمیت اپنی جگہ مسلم ہے۔ حالت امن میں دشمن کے ارادوں اور پس پردہ کی جانے والی کاروائیوں سے باخبر ہو کر ان کا سدباب کرتے رہنا بڑے نقصان سے بچاتا رہتا ہے اور اگر جنگ کی بات کی جائے تو جنگ کی کامیابی کا دارومدار ہی جاسوسی اور جاسوسوں کی دی گئی معلومات کے مطابق منصوبے بنا کر عمل کرنے پر ہوتا ہے اسی لیے کہا جاتا ہے تاریخ الحروب لیس الا تاریخ الجاسوسیة ۔

جہاں دشمن ممالک کی جاسوسی کرنا اہم ہے وہیں مملکت و ریاست میں موجود بدخواہوں اور غداروں کی سرکوبی ضروری ہے، دشمن کے جاسوس بھی ریاست میں فتنہ پردازیوں میں مشغول رہتے ہیں چنانچہ فیکم سمٰعون کے خطاب سے دشمن کے جاسوسوں کو تلاش کرنے، نظر رکھنے کی طرف اشارہ کیا اور اس سے یہ بھی سبق ملتا ہے کہ آپس کی گفتگو میں بھی احتیاط برتی جائے تاکہ راز دشمن تک نہ پہنچیں جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے:

لاتتخذوا بطانة من دونكم [7]

"اپنوں کے علاوہ کسی کو اپنا راز داں نہ بناؤ"

اسلام کے شروع کے زمانے میں مسلمانوں کو اندرونی و بیرونی دشمنوں کا سامنا تھا اندرونی دشمن وہ منافقین تھے جو بظاہر کلمہ گو تھے۔ لیکن وہ پردے میں تھے۔ مسلمان انھیں اپنا ہی سمجھتے ہوئے گفتگو کر لیا کرتے تھے لیکن مسلمانوں کو خبردار کر دیا گیا کہ وہ محتاط رہیں۔ سورۃ الممتحنہ کی ابتدائی آیت بھی ایک جاسوسی کی کاروائی کے تحت ہی نازل ہوئی ارشاد ہوتا ہے؛

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُمْ مِنَ الْحَقِّ يُخْرِجُونَ الرَّسُولَ وَإِيَّاكُمْ أَنْ تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ رَبِّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَاداً فِي سَبِيلِي وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي تُسِرُّونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا أَخْفَيْتُمْ وَمَا أَعْلَنْتُمْ وَمَنْ يَفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ[8]

"اے ایمان والو! میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ کہ ان کے پاس دوستی کے پیغام بھیجتے ہو حالانکہ تمہارے پاس جو سچا دین آیا ہے اس کے یہ منکر ہو چکے ہیں، رسول کو اور تمہیں اس بات پر نکالتے ہیں کہ تم اللہ اپنے رب پر ایمان لائے ہو، اگر تم جہاد کے لیے میری راہ میں اور میری رضا جوئی کے لیے نکلے ہو تو ان کو دوست نہ بناؤ، تم ان کے پاس پوشیدہ دوستی کے پیغام بھیجتے ہو، حالانکہ میں خوب جانتا ہوں جو کچھ تم مخفی اور ظاہر کرتے ہو، اور جس نے تم میں سے یہ کام کیا تو وہ سیدھے راستہ سے بہک گیا"

آیت مبارکہ کے شان نزول کے بارے میں تفسیر در منثور میں ہے: "حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مکہ مکرمہ فتح کرنے کا ارادہ فرمایا تو آپ ﷺ نے اپنے بعض صحابی سے خفیہ مشاورت فرمائی کہ آپ مکہ میں دخول کا ارادہ رکھتے ہیں ان مین حاطب بن ابی بلتعہ بھی شامل تھے اور لوگوں میں یہ بات پھیل گئی کہ آپ ﷺ خیبر کا ارادہ فرما رہے ہیں لیکن حضرت حاطب نے اہل مکہ کی طرف لکھ بھیجا کہ آپ ﷺ تم پر حملہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کو ان کے خط سے مطلع کر دیا گیا تو آپ ﷺ نے مجھے اور میرے ساتھیوں کو بھیجا اور ارشاد فرمایا روضہ خاخ جاؤ" [9]

آپ ﷺ کو حضرت حاطب کے اس عمل کی خبر دی گئی تو آپ ﷺ نے صحابہ کو اس مقام کی طرف روانہ فرمایا ٹھیک اسی جگہ انھیں سارہ نامی خاتون مل گئی جس کو خط دیکر روانہ کیا گیا تھا۔ روضہ خاخ پر اس عورت سے خط وصول ہو گیا۔ آپ ﷺ نے حضرت حاطب رجہ اللہ عنہ سے پوچھا تو انھوں نے عرض کی کہ ان کا مقصد مکہ میں موجود اپنے اہل و عیال و مال کی حفاظت تھی نا کہ دین سے بیزاری یا منافقت۔ آپ ﷺ نے انکا عذر قبول کر لیا اور فرمایا وہ اصحاب بدر میں سے ہیں.

سنت رسول ﷺ کی روشنی میں جاسوسی کے احکامات

قرآن مجید کے بعد شریعت اسلامی کا دوسرا اور اہم ماخذ سنت رسول ﷺ ہے۔ مطالعہ سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ قرآن پاک کی طرح احادیث کریمہ بھی جاسوسی کے دو پہلو واضح کرتی ہیں۔ مشروع و غیر مشروع آیئے پہلے جاسوسی کے ناجائز پہلو کا جائزہ لیتے ہیں:

غیر مشروع جاسوسی:

نبی اکرم ﷺ نے مسلمانوں کے پوشیدہ امور کو جاننے کی کوشش کرنے سے، ان کے اندرونی معاملات کی ٹوہ لگانے سے، ان کے عیوب کی تلاش کرنے سے منع کیا ہے۔ ایسا کرنا نہ صرف ایک غیر اخلاقی حرکت ہے بلکہ دوسرے مسلمان کی دل آزاری کا باعث بھی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں کو رشتہء اخوت میں باندھا اور اخوت اس چیز کا تقاضا کرتی ہے کہ ایکدوسرے کے رازوں کے پیچھے نہ پڑا جائے بلکہ اگر کوئی آپ کو اپنا راز دے یا کسی بھی طرح خود کسی کا راز سامنے آجائے تو بجائے اسکی تشہیر کرنے کے حفاظت کی جائے بالکل اسی طرح جیسے اپنے راز کی حفاظت کی جاتی ہے۔ آپ ﷺ نے اس چیز کی تلقین فرمائی کہ جو تم اپنے لیے

پسند کرتے ہو وہی دوسرے کے لیے پسند کرو چنانچہ کوئی شخص یہ پسند نہیں کرتا کہ اس کے ذاتی معاملات میں کوئی دخل اندازی کرے، ان کہ ٹوہ میں لگا رہے، اس کے نجی مسائل کو عوام الناس کے سامنے لایا جائے یا اس کے عیوب کا پردہ چاک کیا جائے۔ چنانچہ یہی سوچ، یہی عمل اس کا دوسروں کے لیے ہونا چاہیے۔۔ اسی میں ایمان کی تکمیل ہے۔ آپ ﷺ ان تمام اخلاقی برائیوں اور بیماریوں کی ممانعت فرمائی جو افراد کی آپس کی محبت، مودت، اخوت کو ختم کرتی ہیں اور معاشرے میں فساد و بگاڑ کا سبب بنتی ہیں جس کی وجہ سے معاشرہ کمزور ہو جاتا ہے اور دشمن کے لیے تر نوالہ ثابت ہوتا ہے آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

عنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الحَدِيثِ، وَلاَ تَحَسَّسُوا، وَلاَ تَجَسَّسُوا، وَلاَ تَحَاسَدُوا، وَلاَ تَدَابَرُوا، وَلاَ تَبَاغَضُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا [10]

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدگمانی سے بچتے رہو کیونکہ بدگمانی کی باتیں اکثر جھوٹی ہوتی ہیں، آپس میں حسد نہ کرو، کسی کی پیٹھ پیچھے برائی نہ دوسروں کے ظاہری عیب تلاش کرو نہ دوسروں کے باطنی عیب ڈھونڈو، کرو، بغض نہ رکھو، بلکہ سب اللہ کے بندے آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو"

آپ ﷺ نے بدگمانی، حسد، غیبت، بغض کے ساتھ ساتھ تجسس سے منع فرمایا ہے کیونکہ یہ سارے افعال قبیحہ بھائی بندی کے خلاف ہیں۔ جو عیب دوسرے سے خود بخود ظاہر ہو جائے اس پر مواخذہ نہیں۔ یہ بات یاد رہے کہ حاکم وقت کے لیے بھی یہ چیز روا نہیں کہ بلاوجہ عوام الناس کے اندرونی معاملات کی جانکاری کرے کیونکہ پوشیدہ معاملات جب ظاہر ہو جائیں تو ڈر ختم ہو جاتا ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا؛

عَنْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّكَ إِنِ اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ أَفْسَدْتَهُمْ، أَوْ كِدْتَ أَنْ تُفْسِدَهُمْ [11]

"حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے " اگر تو لوگوں کے عیوب کے پیچھے پڑ گیا تو تو انہیں بگاڑ دے گا" یا" قریب ہے کہ تو انہیں بگاڑ دے"

عین ممکن ہے کہ لوگ عیب کھل جانے کی وجہ سے مزید جری ہو جائیں اور علی الا علان غلط کام کرنے لگیں۔ اس لیے حاکم کو بھی اس سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ تاہم اسے تبلیغ وغیرہ کا انتظام کرنا چاہئے تا کہ لوگوں کے اندر خوف خدا قائم رہے اور انھیں شرعی حدود کا علم ہو وہ اس پر کاربند رہیں ہاں امام عادل نصیحت اور اصلاح احوال کے لیے ان کی خبریں معلوم کرے تو جائز ہو گا۔ تا کہ اسی حوالے سے انتظامات کیے جائیں۔

مشروع جاسوسی:

آپ ﷺ کی سنت مبارکہ تھی کہ آپ ﷺ حالت امن ہو یا جنگ اندرونی اور بیرونی حالات سے باخبر رہنے کے لیے نیز دشمنان اسلام پر اسلام کے نام لیواؤں کی جرات و مستعدی باور کروانے کے لیے چاک و چوبند جاسوس دستے روانہ فرمایا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ مختلف مواقع پر آپ ﷺ نے خصوصی طور پر جاسوس روانہ فرمائے خصوصاً میدان جنگ کے اور دشمن کے حالات معلوم کرنے کے لیے۔ بسااوقات عیون وجواسیس فتنہ وفساد کے خاتمے کے لیے ضروری کاروائیاں بھی انجام دیا کرتے تھے۔ یعنی جب بات ملک وقوم کے اجتماعی مفاد، سلامتی، استحکام اور امن وامان کے قیام اور دشمن کے ناپاک عزائم وارادوں کو خاک میں ملانے کی ہو تو جاسوسی کرنا نا صرف جائز ہے بلکہ اس کی ضرورت سر فہرست ہوتی ہے۔ امام بخاری جاسوس و جاسوس دستے کی فضیلت پر باب قائم کرتے ہوئے ایک حدیث روایت کرتے ہیں:

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ يَأْتِينِي بِخَبَرِ القَوْمِ يَوْمَ الأَحْزَابِ؟» قَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا، ثُمَّ قَالَ: «مَنْ يَأْتِينِي بِخَبَرِ القَوْمِ؟»، قَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ[12]

"جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خندق کے دن فرمایا دشمن کے لشکر کی خبر میرے پاس کون لا سکتا ہے زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ پھر پوچھا دشمن کے لشکر کی خبریں کون لا سکے گا؟ اس مرتبہ بھی زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کے حواری (سچے مددگار) ہوتے ہیں اور میرے حواری (زبیر) ہیں"

امام ابو داؤد حدیث روایت کرتے ہیں:

حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: بَعَثَ -يَعْنِي: النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- بُسْبَسَةَ عَيْنًا، يَنْظُرُ مَا صَنَعَتْ عِيرُ أَبِي سُفْيَانَ[13]

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بسبسہ کو بطور جاسوس روانہ فرمایا تھا کہ وہ دیکھے کہ ابو سفیان کا قافلہ کس مرحلے میں ہے؟"

آپ ﷺ نے واقعہ بدر سے پہلے حضرت بسبس رضی اللہ عنہ کو لشکر قریش کی جاسوسی کے لیے بھیجا تھا تاکہ وہ معلومات حاصل کر کے لائیں کہ لشکر کے کیا حالات و معاملات ہیں آپ ﷺ کی بھرپور حکمت عملی کی وجہ سے ہی آپ ﷺ فتحیاب ہوئے یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ کا وضع کردہ طریقہ آج بھی تمام جاسوسی کے محکمات اور ایجنسیوں کے لیے مشعل راہ ہیں۔

فقہ اربعہ میں جاسوسی کے احکامات

مذکورہ بالا بحث سے یہ بات تو واضح ہو گئی کہ ایک مسلمان کا اپنے دین وملت کے لیے دشمن کے خلاف جاسوسی کرنا جائز ہے۔ اس کا یہ عمل قرآن وسنت سے عبارت ہے اور نبی کریم ﷺ نے غزوات وسرایا میں جاسوسی کے ذریعے بہت فائدہ اٹھایا۔ لیکن کوئی مسلمان جو دشمن کے لیے جاسوسی کرے، لشکر اسلامی یا حکومت اسلامی کے راز دشمن تک پہنچائے یا پہنچانے کی کوشش کرے، جو دشمن کے ساتھ مل کر اپنے ہی ملک وقوم کے خلاف جاسوسی کرے جس سے ملک وقوم کا نقصان ہوتا ہو تو ایسے جاسوس کا کیا حکم ہو گا؟ نیز جاسوس مسلمان ہو، ذمی ہو یا کافر ان تمام کا اس حوالے سے کیا حکم ہو گا؟ اس سلسلے میں اسلامی قانون کیا کہتا ہے؟ اور ائمہ اربعہ کی رائے کیا ہے؟ آیئے اس بارے میں اسلامی قانون کے چار بڑے مکاتب کے ائمہ کی رائے سے استفادہ کرتے ہیں۔

فقہ حنفی کی روشنی میں جاسوسی کے احکامات

مسلمان جاسوس: احناف کے نزدیک ایسا مسلمان جاسوس جو دشمن کے لیے جاسوسی کرے قتل نہیں کیا جائے گا البتہ حسب اقتضاء تعزیری سزا دی جائے گی۔ علامہ سرخسی شرح السیر الکبیر میں لکھتے ہیں:

وَإِذَا وَجَدَ الْمُسْلِمُونَ رَجُلًا مِمَّنْ يَدَّعِي الْإِسْلَامَ عَيْنًا لِلْمُشْرِكِينَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ يَكْتُبُ إِلَيْهِمْ بِعَوْرَاتِهِمْ فَأَقَرَّ بِذَلِكَ طَوْعًا فَإِنَّهُ لَا يُقْتَلُ ، وَلَكِنَّ الْإِمَامَ يُوجِعُهُ عُقُوبَةً[14]

"جب مسلمان ایسے شخص کو مشرکین کا جاسوس پائیں جو اسلام کا دعویٰ کرتا ہو اور مسلمانوں کی خفیہ باتیں انھیں لکھے اور مجبور ہونے کا اقرار کرے تو قتل نہ کیا جائے گا لیکن امام اسے سزا دے گا"

احناف اس سلسلے میں حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کے واقعے سے استدلال کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور زبیر اور مقداد بن اسود (رضی اللہ عنہم) کو ایک مہم پر بھیجا اور آپ نے فرمایا کہ جب تم لوگ روضہ خاخ[1] پر پہنچ جاؤ تو وہاں ایک عورت تمہیں اونٹ پر سوار ملے گی اور اس کے پاس ایک خط ہو گا' تم لوگ اس سے وہ خط لے لینا۔ ہم روانہ ہوئے اور ہمارے گھوڑے ہمیں تیزی کے ساتھ لئے جا رہے تھے۔ آخر ہم روضہ خاخ پر پہنچ گئے اور وہاں واقعی ایک عورت[2] موجود تھی جو اونٹ پر سوار تھی۔ ہم نے اس سے کہا کہ خط نکال۔ اس نے کہا کہ میرے پاس تو کوئی خط نہیں۔ لیکن جب ہم نے اسے دھمکی دی کہ اگر تو نے خط نہ نکالا تو تمہارے کپڑے ہم خود اتار دیں گے۔ اس پر اس نے اپنی گندھی ہوئی چوٹی کے اندر سے خط نکال کر دیا' اور ہم اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے' اس کا مضمون یہ تھا' حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے مشرکین مکہ کے چند آدمیوں کی طرف' اس میں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض بھیدوں کی خبر دی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حاطب! یہ کیا واقعہ ہے؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے بارے میں عجلت سے کام نہ لیجئے۔ میری حیثیت (مکہ میں) یہ تھی کہ قریش کے

ساتھ میں نے رہنا سہنا اختیار کر لیا تھا' ان سے رشتہ ناتہ میرا کچھ بھی نہ تھا۔ آپ کے ساتھ جو دوسرے مہاجرین ہیں ان کی تو مکہ میں سب کی رشتہ داری ہے اور مکہ والے اسی وجہ سے ان کے عزیزوں کی اور ان کے مالوں کی حفاظت وحمایت کریں گے مگر مکہ والوں کے ساتھ میرا کوئی نسبی تعلق نہیں ہے' اس لئے میں نے سوچا کہ ان پر کوئی احسان کر دوں جس سے اثر لے کر وہ میرے بھی عزیزوں کی مکہ میں حفاظت کریں۔ میں نے یہ کام کفر یا ارتداد کی وجہ سے ہر گز نہیں کیا ہے اور نہ اسلام کے بعد کفر سے خوش ہو کر۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا کہ حاطب نے سچ کہا ہے حضرت عمر نے فرمایا مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن ماردوں تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اہل بدر میں سے ہیں اور اللہ نے ان کے لیے فرمایا ہے جو چاہو کرو تمہاری مغفرت کر دی گئی "[15]

آپ ﷺ نے جو حضرت حاطب کے ساتھ معاملہ فرمایا اسی کی بنیاد پر احناف کا موقف یہ ہے کہ اسے قتل نہ کیا جائے گا۔

ذمی جاسوس: "اہلِ ذمہ" سے مراد وہ غیر مسلم افراد ہیں جو کسی اسلامی ملک میں اس ملک کے قوانین کی پاسداری کا عہد کر کے وہاں سکونت اختیار کریں۔ احناف میں امام ابو یوسف کے نزدیک ذمی جاسوس کو قتل کیا جائے گا ہارون الرشید کے جاسوس کے حوالے سے کیے جانے والے سوال کے جواب میں لکھتے ہیں:

فَإِنْ كَانُوا مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ أَوْ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ مِمَّنْ يُؤَدِّي الْجِزْيَةَ مِنَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى وَالْمَجُوسِ فَاضْرِبْ أَعْنَاقَهُمْ[16]

"پھر اگر وہ (جاسوس) حربی یا ذمی ہو جو جزیہ ادا کرتا ہو مثلاً یہودی، عیسائی، مجوسی۔ تو ان کی گردن ماردیجئے"

یعنی یہودیوں، عیسائیوں اور مجوسیوں میں سے جو اہل ذمہ ہوں، جزیہ ادا کرتے ہوں اگر وہ مسلمانوں کے خلاف جاسوسی کریں، ان کے راز دشمنوں کو پہنچائیں اور نقصان پہنچانے کی کوشش کریں تو ان کو قتل کیا جائے۔ امام ابو داؤد باب فی الجاسوس الذمی کے تحت حدیث نقل کرتے ہیں:

"فرات بن حیان (اپنے متعلق) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کو قتل کرنے کا حکم دیا تھا جبکہ وہ ابو سفیان کی طرف سے جاسوس بن کر آیا تھا۔ یہ ایک انصاری کا حلیف بھی تھا۔ وہ انصاریوں کی ایک جماعت کے پاس سے گزرا اور کہا: بیشک میں مسلمان ہوں۔ تو ایک انصاری نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" تم میں کچھ لوگ ایسے ہیں کہ ہم ان کو ان کے ایمان کے سپرد کر دیتے ہیں، ان میں سے فرات بن حیان بھی ہے "[17]

آپ ﷺ نے فرات بن حیان کے قتل کا حکم دیا کیونکہ وہ ابو سفیان کا جاسوس تھا۔ لیکن اس نے کہا کہ وہ مسلمان ہے تو آپ ﷺ نے اس کی بات کو قبول کرتے ہوئے قتل سے روک دیا۔ اس سے ذمی جاسوس کے قتل کے جواز کا علم ہوتا ہے

حربی جاسوس: حربی سے مراد وہ کافر ہیں جن سے کسی قسم کا کوئی معاہدہ نہ ہو۔ احناف کے نزدیک حربی جاسوس کو قتل کیا جائے گا۔ امام ابو یوسف فرماتے ہیں:

فَإِنْ كَانُوا مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ أَوْ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ مِمَّنْ يُؤَدِّي الْجِزْيَةَ مِنَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَىٰ وَالْمَجُوسِ فَاضْرِبْ أَعْنَاقَهُمْ[18]

"پھر اگر وہ (جاسوس) حربی یا ذمی ہو جو جزیہ ادا کرتا ہو مثلاً یہودی، عیسائی، مجوسی۔۔ تو ان کی گردن مار دیجئے"

اس سلسلے میں فقہاء نے جن احادیث کو سامنے رکھا ہے ان میں ایک حضرت سلمہ بن اکوع کی حدیث ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سفر میں مشرکوں کا ایک جاسوس آیا۔ (آپ غزوہ ہوازن کے لئے تشریف لے جا رہے تھے) وہ جاسوس صحابہ کی جماعت میں بیٹھا' باتیں کیں' پھر وہ واپس چلا گیا' تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کہ اسے تلاش کر کے مار ڈالو۔ چنانچہ اسے (سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے) قتل کر دیا' اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا سامان قتل کرنے والے کو دیا۔"[19]

یہاں احناف کا عام مذہب معلوم ہوتا ہے کہ حربی جاسوس کو قتل کیا جائے گا۔ حربی جاسوس دو طرح کے ہوتے ہیں ایک وہ جو معاہد و مستامن ہوں اور دوسرے وہ جو معاہد و مستامن نہ ہوں۔ مذکورہ بالا حکم غیر معاہد و مستامن کے لیے ہے۔

فقہ شافعی کی روشنی میں جاسوسی کے احکامات

فقہ شافعی میں بھی جاسوس کے احکامات ان کی مختلف اقسام کے ساتھ بیان ہوئے ہیں۔ یعنی مسلم جاسوس، ذمی جاسوس، حربی جاسوس اور مستامن جاسوس۔ اب ترتیب وار ان کے احکامات کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

مسلمان جاسوس: شوافع کا مسلمان جاسوس کے حوالے سے نقطہ نظریہ ہے کہ اگر کوئی مسلمان، کسی دشمن اسلام کے لیے جاسوسی کرے تو اسے قتل نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ اس کے لیے تعزیر ہوگی۔ کیونکہ جاسوسی ایسا فعل نہیں جو مسلمان کو مباح الدم قرار دے دے۔ امام شافعی فرماتے ہیں:

لَا يَحِلُّ دَمُ من ثَبَتَتْ له حُرْمَةُ الْإِسْلَامِ إلَّا أَنْ يَقْتُلَ أو يَزْنِيَ بَعْدَ إحْصَانٍ أو يَكْفُرَ كُفْرًا بَيِّنًا بَعْدَ إيمَانٍ ثُمَّ يَثْبُتُ على الْكُفْرِ وَلَيْسَ الدَّلَالَةُ على عَوْرَةِ مُسْلِمٍ وَلَا تَأْيِيدُ كَافِرٍ بِأَنْ يُحَذِّرَ أَنَّ الْمُسْلِمِينَ يُرِيدُونَ منه غِرَّةً لِيُحَذِّرَهَا أو يَتَقَدَّمَ في نِكَايَةِ الْمُسْلِمِينَ بِكُفْرٍ بَيِّنٍ[20]

"یعنی جس کے لیے حرمت اسلام ثابت ہو اس کا خون حلال نہیں مگر یہ کہ وہ قتل کرے یا شادی شدہ ہو کر زنا کرے یا ایمان کے بعد صریح کفر کرے اور پھر اسکا کفر ثابت ہو جائے۔ باقی رہا یہ فعل کہ وہ مسلمانوں کے کسی خفیہ راز کی دشمن کو اطلاع دے یا انہیں کسی منصوبے سے آگاہ کرے یہ کفر کا باعث نہیں"

شوافع بھی اس سلسلے میں انھیں دلائل سے استدلال کرتے ہیں جن سے احناف کرتے ہیں۔

ذمی جاسوس: ذمی جاسوس کے متعلق مذہب شافعی میں کچھ تفصیل ہے۔ المہذب میں علامہ شیرازی اس طرح بیان کرتے ہیں:

فقد ذكر الشافعي رحمه الله تعالى ستة أشياء وهو أن يزنى بمسلمة أو يصيبها باسم النكاح أو يفتن مسلما عن دينه أو يقطع عليه الطريق أويؤوي عينا لهم أو يدل على عوراتهم وأضاف إليه أصحابنا أن يقتل مسلما[21]

"امام شافعی نے چھ چیزیں ذکر کی ہیں اور وہ یہ ہیں مسلمان عورت سے زنا کرنا یا نکاح کا نام دینا، مسلمان کو دین کے بارے میں فتنہ میں ڈالنا، راستے میں لوٹنا، مسلمانوں کے لیے دشمن کا جاسوس بن کر اعانت کرنا یا مسلمانوں کے خفیہ امور پر رہنمائی کرنا یا اپنے ساتھیوں کو مسلمان کے قتل تک پہنچانا"

امام شافعی کے نزدیک ذمی کا کسی مسلمان کو قتل کرنا تو ایسا فعل ہے جس سے ذمی کے قتل کا حکم دیا جائے گا کیونکہ معاہدے کا مقصد فریقین کا امن میں رہنا ہے اور ایکدوسرے سے جان مال کا محفوظ ہونا جبکہ قتل کے ذریعے ذمی نے اس عہد کو توڑ ڈالا۔ اس لئے قتل کیا جائے گا۔ لیکن اس کے علاوہ صورتوں میں امام تحقیق و غور و فکر سے فیصلہ کرے گا کہ کیا کرنا چاہیے۔ امام شافعی کے ذمی کے حوالے سے مذہب کی تفصیل سے ان کا ذمی کو قتل کرنا آخری فیصلے کے طور پر دکھائی دیتا ہے۔ وہ مسلم جاسوس کی طرح ذمی جاسوس کے قتل کے حمایتی دکھائی نہیں دیتے۔

حربی جاسوس: امام شافعی کے نزدیک اسے قتل کیا جائے گا۔ اس سلسلے میں وہ حضرت سلمہ بن اکوع کی حدیث مبارکہ سے استدلال کرتے ہیں امام بخاری اس حدیث کو اس طرح نقل کرتے ہیں:

"حضرت سلمہ بن اکوع نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سفر میں مشرکوں کا ایک جاسوس آیا وہ جاسوس صحابہ کی جماعت میں بیٹھا' باتیں کیں' پھر وہ واپس چلا گیا' تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کہ اسے تلاش کر کے مار ڈالو۔ چنانچہ اسے (سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے) قتل کر دیا' اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہتھیار اور اوزار قتل کرنے والے کو دلوا دیئے"[22]

مستامن جاسوس: امام شافعی کے نزدیک مستامن جاسوس کو تعزیر کیا جائے گا قتل کا حکم نہ ہو گا جیسا کہ ان سے اس بارے جب پوچھا گیا تو فرمایا:

> أَرَأَيْت الذي يَكْتُبُ بِعَوْرَةِ الْمُسْلِمِينَ أو يُخْبِرُ عَنْهُمْ بِأَنَّهُمْ أَرَادُوا بِالْعَدُوِّ شيئا لِيَحْذَرُوهُ من الْمُسْتَأْمَنِ وَالْمُوَادِعِ أو يَمْضِي إلَى بِلَادِ الْعَدُوِّ مُخْبِرًا عَنْهُمْ قال يُعَزَّرُ هَؤُلَاءِ وَيُحْبَسُونَ عُقُوبَةً وَلَيْسَ هذا بِنَقْضٍ لِلْعَهْدِ[23]
>
> "آپ کی اس کے بارے میں کیا رائے ہے جو مسلمانوں کے خفیہ راز یا خبریں دشمن تک پہنچائے حالانکہ وہ مستامن یا موادع ہو تو آپ نے فرمایا انہیں تعزیر لگائی جائے گی اور انہیں سزا کے طور پر قید کیا جائے گا لیکن اس سے ان کا عہد نہیں ٹوٹے گا"

فقہ مالکی کی روشنی میں جاسوسی کے احکامات

مسلمانوں کے خلاف جاسوسی کرنے والے جاسوس کے لیے فقہاء مالکیہ نے جو احکام مستنبط کیے ہیں اب ان کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

مسلمان جاسوس: اس سلسلے میں فقہ مالکیہ میں مختلف اقوال ملتے ہیں، امام مالک کا قول یہ ہے کہ مسلمان جب کفار کا جاسوس بن جائے تو اسے قتل کیا جائے گا، اپنے مؤقف میں حضرت حاطب کی حدیث سے استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت حاطب کے قتل نہ کرنے کی علت تھی اور وہ علت کسی اور میں جب نہیں پائی جائے گی تو قتل کیا جائے گا۔ جیسا کہ ابن القیم کہتے ہیں:

استدل به مَنْ يرى قتله، كمالك، وابن عقيل مِن أصحاب أحمد رحمه الله وغيرهما قالوا: لأنه عُلِّل بعِلَّة مانعة مِن القتل منتفيةٍ في غيره، ولو كان الإسلامُ مانعاً من قتله، لم يُعلَّل بأخصَّ منه، لأن الحكم إذا عُلِّلَ بالأعم، كان الأخص عديمَ التأثير[24]

"اس (واقعہ حاطب سے) استدلال کیا ہے جو (مسلم جاسوس) کے قتل کی رائے رکھتے ہیں جیسے مالک اور ابن عقیل امام احمد کے اصحاب میں سے، وہ کہتے ہیں: کیونکہ جو علت اختیار کی گئی ہے وہ قتل سے مانع علت ہے جو کہ اس کے علاوہ میں مفقود ہے، اگر اسلام اس کے قتل سے مانع ہوتا تو اخص کو علت نہ بنایا جاتا کیونکہ حکم جب عام علت کے ذریعے بیان کیا جائے تو اخص میں تاثیر نہیں رہتی"

ذمی جاسوس: فقہاء مالکیہ ذمی جاسوس کے قتل کے قائل ہیں۔ کتاب الخرشی میں ہے:

كَانَ هَذَا الْجَاسُوسُ عِنْدَنَا تَحْتَ الذِّمَّةِ ثُمَّ تَبَيَّنَ أَنَّهُ عَيْنٌ لِلْعَدُوِّ يُكَاتِبُهُمْ بِأُمُورِ الْمُسْلِمِينَ فَلَا عَهْدَ لَهُ[25]

"جاسوس ذمی ہو پھر پتہ چلے کہ وہ دشمن کا جاسوس ہے اور انہیں مسلمانوں کے معاملات لکھ بھیجتا ہے تو اس کا کوئی معاہدہ نہیں"

یعنی اس صورت میں وہ معاہدہ جو اس نے ذمی ہونے کی حیثیت سے کیا تھا قابل عمل نہ ہو گا لہذا اسے قتل کی سزا دی جائے گی۔

مستامن جاسوس: مستامن کے حوالے سے مالکی مذہب میں دو قسم کی روایات ملتی ہیں۔ ایک یہ کہ مستامن کو قتل کرنا جائز ہے لیکن تعزیر بھی لگائی جا سکتی ہے اور دوسری صورت یہ کہ اس کے لیے قتل ہی متعین ہے۔

وَشَرْطُ الْأَمَانِ أَنْ لَا يَكُونَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ ضَرَرًا فَلَوْ أَمَّنَ جَاسُوسًا أَوْ طَلِيعَةً أَوْ مَنْ فِيهِ مَضَرَّةٌ لَمْ يَنْعَقِدْ، وَلَا تُشْتَرَطُ الْمَصْلَحَةُ بَلْ عَدَمُ الْمَضَرَّةِ[26]

امان کی شرط ہے کہ وہ مسلمانوں کو نقصان نہ پہنچائے گا، پھر اگر جاسوس یا طلیعہ یا ایسی چیز جس میں مسلمانوں کے لیے ضرر ہو پر امان طلب کرے تو منعقد نہ ہو گی، مصلحت کو مد نظر نہیں رکھا جائے گا بلکہ عدم نقصان کو رکھا جائے گا"

چنانچہ یہ شرط جب مفقود ہو تو معاہدہ قائم نہ رہا اور اسے قتل کیا جائے گا۔ لیکن یہ قتل کرنا جائز ہے اگر امام قتل کے علاوہ میں مصلحت دیکھے جیسے قید کرنا، غلام بنانا وغیرہ تو یہ بھی کر سکتا ہے۔

حربی جاسوس: حربی جاسوس کے قتل پر فقہاء کا اتفاق ہے۔ مالکیہ بھی حضرت سلمہ بن اکوع کی حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔

فقہ حنبلی کی روشنی میں جاسوسی کے احکامات

فقہ حنبلی میں جاسوس اور جاسوسی کے حوالے سے کیا احکامات ہیں آیئے جائزہ لیتے ہیں۔

مسلمان جاسوس: فقہ مالکیہ میں اس کے بارے میں دو آراء سامنے آتی ہیں۔ **اول:** مسلمان جاسوس قتل نہیں کیا جائے گا مالکیہ کا ظاہر مذہب یہی ہے۔ **دوم:** مسلمان جاسوس کو قتل کیا جائے گا اصحاب احمد میں سے ابن عقیل کا یہ مذہب ہے۔ امام ابن تیمیہ السیاسۃ الشرعیۃ میں اس مسئلے پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں:

"مسلمان جاسوس جو دشمن ے لیے مسلمانوں کی جاسوسی کرے، امام احمد نے اس کے قتل پر توقف کیا ہے جبکہ مالک اور بعض حنابلہ جیسے ابن عقیل نے اسے جائز کہا ہے۔ اور ابو حنیفہ و شافعی اور بعض حنابلہ جیسے قاضی نے اس سے منع کیا ہے"[27]

امام ابن تیمیہ تفصیل کے ساتھ مسلمان جاسوس کے حوالے سے فقہاء اربعہ کا نکتہ نظر پیش کرتے ہیں کہ مسلمان جاسوس کے قتل کے حوالے سے امام احمد نے توقف کیا ہے یعنی آپ قتل کا حکم نہیں دیتے، جب کہ امام ابو حنیفہ اور امام شافعی نے واضح طور پر مسلمان جاسوس کے قتل سے منع کیا ہے اسی طرح حنابلہ میں سے قاضی ابو یعلیٰ نے مسلمان جاسوس کے قتل کا قول نہیں کیا۔

ذمی جاسوس: ذمی جاسوس کے حوالے سے دو آراء سامنے آتی ہیں ایک تو یہ کہ ذمی اگر مسلمانوں کی جاسوسی کرے تو اس سے ان کا عہد ذمہ قائم نہ رہے گا۔ لہذا امام کو اس کے قتل کرنے، غلام بنانے، فدیہ لینے یا بلا فدیہ احسان کرتے ہوئے چھوڑ دینے کا اختیار ہو گا۔ امام احمد کا راجح مذہب یہی ہے۔ ان کے مطابق حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل شام سے جن شرائط پر عہد لیا تھا وہ شرائط اب بھی نافذ ہوں گی چنانچہ اگرچہ عہد لیتے وقت اس شرط کا ذکر کیا گیا ہو کہ نہیں (وہ مسلمانوں کی جاسوسی نہ کریں گے) بہر حال عہد ختم ہو جائے گا۔ جیسا کہ ایک نصرانی نے جب ایک مسلمہ سے زبردستی زنا کیا تو حضرت عبیدہ بن جراح نے اس کی گردن اڑادی اور فرمایا ہماری صلح اس پر نہیں تھی۔ اسی طرح اور کئی روایات ابن قیم نے احکام اھل الذمہ میں پیش کی ہیں۔ جبکہ دوسری رائے کے مطابق ذمی جاسوس کا عہد ذمہ ختم نہ ہو گا بلکہ اسے تعزیری سزا دی جائے گی۔ ابن قدامہ ان تمام شرائط کو بیان کرنے کے بعد جن پر عمل ہونے سے عہد ذمہ کے ختم ہونے کا استدلال کیا جاتا ہے، لکھا کہ

كُلُّ مَوْضِعٍ قُلْنَا : لَا يُنْتَقَضُ عَهْدُهُ[28]

"یعنی ان تمام میں ہمارا قول ہے کہ عہد ختم نہ ہو گا"

وہ اصحاب جو جاسوسی کرنے اور دشمن کی مسلمانوں کے خلاف معاونت کرے سے ذمیوں کے معاہدے کے ختم ہو جانے کی رائے رکھتے ہیں چاہے وقت عہد شرط رکھی گئی ہو یا نہیں، ان کے نزدیک ذمی جاسوس کا قتل کرنا جائز ہے۔ اور امام کو اختیار ہو گا قتل کرنے، قید کرنے، فدیہ دینے اور احسان کرتے ہوئے بغیر فدیہ کے رہا کرنے میں، یعنی امام جس فیصلہ کو بہتر سمجھیں۔ جبکہ جو افراد اس

عمل سے عہد ذمہ نہ ٹوٹنے کا قول کرتے ہیں ان کے نزدیک ذمی جاسوس کو تعزیری سزا دی جائے گی جو کہ امام دے گا۔ تفصیل اس طرح ہے کہ اگر ذمیوں سے اس شرط پر معاہدہ کیا گیا ہو کہ وہ مسلمانوں کے خلاف کام نے کریں گے نہ مدد دیں گے نہ ان کی خفیہ خبریں دشمن تک پہنچائیں گے تو اس صورت میں عہد قائم نہ رہے گا، اور اگر یہ شرط موجود نہ ہو تو عہد قائم رہے گا۔

مستامن جاسوس: حنابلہ کے نزدیک اگر تو مستامن سے عہد امان کرتے ہوئے یہ شرط رکھی گئی کہ وہ ایسا کوئی کام نہ کریں گے جس سے مسلمانوں کو نقصان پہنچے پھر اگر وہ ایسا کام کرتا ہے مثال کے طور پر دشمن تک مسلمانوں کے راز یا خبریں ارسال کرتا ہے تو اس کا عہد ختم ہو جائے گا اور اس کا قتل کرنا جائز ہو گا۔ وہ حربی قیدی کے حکم میں ہو گا۔ لیکن اگر اس کے قیام کے وقت یہ شرط طے نہ ہوئی اور بعد میں پتہ چلا کہ یہ شخص دشمن تک اہل اسلام کی خبریں اور راز لکھ بھیجتا ہے تو اس سلسلے میں حنبلی مذہب کے مطابق ان کا عہد امان ختم ہو جائے گا۔ کیونکہ جاسوسی سے امان ختم ہو جاتی ہے۔ لہذاء اس جاسوس کا قتل جائز ہو گا لیکن اگر امام قتل کی بجائے قید کرنے کو بہتر جانے تو قید کر سکتا ہے۔ لیکن بہر حال عہد قائم نہ رہے گا۔[29]

حربی جاسوس: فقہ حنبلی میں بھی حربی جاسوس یعنی وہ جاسوس جس کا دار السلام سے معاہدہ امن وغیرہ نہ ہو، اس کی سزا قتل ہے۔ استدلال حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ہی کرتے ہیں۔[30]

جاسوس اور جاسوسی کے حوالے سے قرآن و سنت اور ائمہ اربعہ کے مؤقف کے جان لینے کے بعد اب عصر موجود کے جدید جاسوسی کے آلات و مظاہر کے حوالے سے گفتگو کی جاتی ہے اور ان جدید مظاہر کے استعمال کے حوالے سے شرعی رہنمائی کے حصول کی کوشش کی جائے گی۔

عصر حاضر میں جاسوسی کے جدید مظاہر

عصرِ حاضر میں جاسوسی کے مظاہر روایتی طریقوں سے بہت آگے بڑھ چکے ہیں۔ جدید ٹیکنالوجی نے جاسوسی کے انداز، ذرائع اور دائرہ کار کو یکسر بدل دیا ہے۔ ذیل میں چند جدید مظاہر کی تفصیل پیش کی جا رہی ہے:

سائبر جاسوسی (Cyber Espionage):

سائبر جاسوسی سے مراد کسی فرد، ادارے یا ریاست کی ڈیجیٹل معلومات کو خفیہ طریقے سے چرانا یا اس تک غیر قانونی رسائی حاصل کرنا ہے، جو عموماً خفیہ معلومات، سلامتی، معاشی مفادات یا تزویراتی (strategic) فوائد کے حصول کے لیے کیا جاتا ہے۔ سائبر جاسوسی عصر حاضر میں جاسوسی کا سب سے جدید اور پیچیدہ مظہر ہے جو روایتی جاسوسی کے تمام طریقوں کو پیچھے چھوڑ چکا ہے۔ جدید ٹیکنالوجی، انٹرنیٹ، مصنوعی ذہانت، اور کلاؤڈ بیسڈ سسٹمز نے ریاستی و غیر ریاستی عناصر کو ایسے ذرائع مہیا کر دیے ہیں جن کے ذریعے وہ دنیا کے کسی بھی حصے میں بیٹھ کر کسی بھی ملک، ادارے یا فرد کی حساس معلومات تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔ سرکاری ویب سائٹس، فوجی ادارے، اور حساس قومی ڈیٹا سینٹرز کو ہدف بنایا جاتا ہے۔ یہ حملے اکثر دشمن ریاستوں یا پروفیشنل ہیکرز کے ذریعے کیے جاتے ہیں۔ صارفین کو فریب دے کر پاسورڈز یا دیگر حساس معلومات حاصل کی جاتی ہیں۔ فشنگ (phishing) اور اسپیئر

فشنگ (spear phishing) کے ذریعے افراد کو ٹارگٹ کیا جاتا ہے۔ میل ویئر اور سپائی ویئر خاص سافٹ ویئر کے ذریعے کسی سسٹم میں داخل ہو کر ڈیٹا چرایا جاتا ہے یا نگرانی کی جاتی ہے۔ موبائل ایپس اور سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر نظر رکھ کر افراد کی حرکات و سکنات کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔ یہ طریقہ کار عام شہریوں، علماء، صحافیوں، اور سیاسی رہنماؤں کے خلاف بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ سائبر جاسوسی کے ذریعے کمپنیوں کے خفیہ منصوبے، مصنوعات کی تحقیق، اور مارکیٹنگ حکمتِ عملیاں چرا کر حریف کو فائدہ پہنچایا جاتا ہے۔

الیکٹرانک نگرانی (Electronic Surveillance):

الیکٹرانک نگرانی سے مراد وہ عمل ہے جس میں کیمروں، آڈیو ڈیوائسز، کمپیوٹر سسٹمز، موبائل ڈیٹا، سیٹلائٹ، انٹرنیٹ اور دیگر ٹیکنالوجیز کے ذریعے کسی فرد یا ادارے کی نگرانی کی جاتی ہے۔ الیکٹرانک نگرانی عصر حاضر میں معلومات جمع کرنے، نگرانی کرنے اور ممکنہ خطرات سے باخبر رہنے کا جدید ترین ذریعہ ہے۔ اس میں مختلف برقی و ڈیجیٹل آلات اور ٹیکنالوجیز کے ذریعے افراد، گروہوں یا اداروں کی حرکات و سکنات، بات چیت اور دیگر سرگرمیوں پر نظر رکھی جاتی ہے۔ اس کی متعدد اقسام ہیں جیسا کہ

1. ویڈیو نگرانی (CCTV/Camera Surveillance): عوامی و نجی مقامات پر کیمروں کے ذریعے نقل و حرکت پر نظر رکھنا۔

2. آڈیو نگرانی: فون کالز، میٹنگز یا نجی گفتگو کو خفیہ طور پر ریکارڈ کرنا۔

3. ڈیجیٹل نگرانی: ای میل، سوشل میڈیا، سرچ ہسٹری، لوکیشن، اور آن لائن سرگرمیوں پر نظر رکھنا۔

4. موبائل نگرانی: کالز، میسیجز، GPS، ایپس کے استعمال کے ذریعے نگرانی۔

5. سیٹلائٹ نگرانی: بڑی سطح پر جغرافیائی علاقوں، سرحدوں یا عسکری تنصیبات پر نظر رکھنا۔

سوشل میڈیا اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر جاسوسی:

عصر حاضر میں سوشل میڈیا اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز نہ صرف ابلاغ و روابط کے ذرائع ہیں بلکہ ریاستوں، انٹیلیجنس ایجنسیوں، کارپوریشنز اور بعض اوقات دشمن عناصر کے لیے جاسوسی کے جدید ذرائع بھی بن چکے ہیں۔ ان پلیٹ فارمز پر انسان اپنی نجی و سماجی زندگی کی متعدد معلومات بلا جھجک شیئر کرتا ہے، جو جاسوسی کے لیے خام مواد بن جاتا ہے۔ مذکورہ جاسوسی کی صورتیں حسب ذیل ہو سکتی ہیں:

1. پروفائل مانیٹرنگ: افراد کے سوشل میڈیا پروفائلز، پوسٹس، تصاویر، اور سرگرمیوں کو مسلسل مانیٹر کیا جاتا ہے تاکہ ان کے نظریات، تعلقات اور معمولات کا اندازہ لگایا جا سکے۔

2. ڈیٹا کلیکشن اور اینالیسس: ایپلیکیشنز یا ویب سائٹس کے ذریعے صارف کی لوکیشن، سرچ ہسٹری، دلچسپیاں اور عادات کا ڈیٹا خفیہ طور پر اکٹھا کیا جاتا ہے۔

3. میسج اور کال مانیٹرنگ: کچھ ایپس، حتیٰ کہ بعض ریاستی ادارے، صارفین کے نجی پیغامات، کالز یا آڈیو چیٹس تک رسائی حاصل کرتے ہیں (مثلاً WhatsApp یا Messenger پر Meta کی پالیسیوں کے تحت محدود سطح پر ڈیٹا کا تجزیہ)۔

4. فیک پروفائلز اور سوشل انجینیئرنگ: دشمن عناصر یا خفیہ ادارے فیک اکاؤنٹس بنا کر کسی فرد یا گروہ کا اعتماد حاصل کرتے ہیں، اور معلومات اگلوا لیتے ہیں۔

5. ہیش ٹیگز، لوکیشن ٹریکنگ اور فالو لسٹس کی بنیاد پر نگرانی: کون کس کو فالو کرتا ہے، کن جگہوں پر جاتا ہے، کن موضوعات پر پوسٹ کرتا ہے، اس سب سے نظریاتی جھکاؤ یا وابستگی کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔

بایومیٹرک ڈیٹا تک رسائی:

بایومیٹرک ڈیٹا سے مراد انسان کی جسمانی یا حیاتیاتی خصوصیات پر مبنی وہ معلومات ہیں جو کسی شخص کی شناخت کے لیے استعمال کی جاتی ہیں۔ جیسے: فنگر پرنٹس، چہرے کی شناخت (Face Recognition)، آنکھ کی پتلی (Iris Scan)، آواز کی شناخت، ڈی این اے۔ یہ معلومات عام طور پر قومی شناختی کارڈ، پاسپورٹ، سیکیورٹی سسٹمز، یا موبائل / بینک اکاؤنٹس کی سیکیورٹی میں استعمال ہوتی ہیں۔

مصنوعی ذہانت (AI) اور Big Data:

عصرِ حاضر میں جاسوسی صرف انسانوں یا خفیہ ایجنسیوں تک محدود نہیں رہی، بلکہ مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence) اور Big Data Analytics نے جاسوسی کے طریقے مکمل طور پر بدل دیے ہیں۔ اب انفرادی، گروہی، ادارہ جاتی اور ریاستی سطح پر ڈیجیٹل نگرانی اور تجزیاتی جاسوسی ایک معمول بنتا جا رہا ہے۔۔ Big Data سے مراد وہ بہت بڑی مقدار میں ڈیجیٹل معلومات ہے جو انسان روزمرہ زندگی میں، موبائل فونز، سوشل میڈیا، سرچ ہسٹری، GPS، کیمروں، آن لائن خریداری، کال اور میسجز وغیرہ سے پیدا کرتا ہے۔ ان تمام ڈیٹا کا تجزیہ کر کے کسی بھی فرد یا گروہ کے بارے میں حیران کن حد تک گہری معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں جبکہ AI یعنی آرٹیفشل انٹیلیجنس یا مصنوعی ذہانت، ایسے سافٹ ویئرز یا الگورِدمز پر مشتمل ہوتا ہے جو انسانوں کی طرح خود سیکھ کر خود فیصلے کر سکتا ہے۔ جب AI کو Big Data سے جوڑا جائے تو وہ کسی فرد کے رویے کی پیش گوئی کر سکتا ہے، مشتبہ سرگرمیوں کو خودکار طور پر شناخت کر سکتا ہے، مخصوص گروہوں یا قوموں کو Target کر سکتا ہے، "سائبر جاسوس" کے طور پر کام کر سکتا ہے۔

ڈومیسٹک یا داخلی جاسوسی:

ڈومیسٹک (داخلی) جاسوسی سے مراد ایسی خفیہ نگرانی یا معلومات جمع کرنا ہے جو کسی ریاست یا حکومت اپنے ہی شہریوں، اداروں یا تنظیموں کے خلاف کرے۔ بجائے کسی بیرونی دشمن یا دوسرے ملک کے۔ یہ جاسوسی اکثر قومی سلامتی، داخلی امن، دہشت گردی کے انسداد، یا ریاستی پالیسیوں کے تحفظ کے نام پر کی جاتی ہے، لیکن بعض اوقات اسے سیاسی مخالفت دبانے یا شہری آزادیوں پر کنٹرول کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ داخلی جاسوسی کی اقسام میں ٹیلیفون / موبائل ریکارڈنگ ، سوشل میڈیا پر نگرانی ، ای میلز اور ڈیجیٹل کمیونیکیشن کی چھان بین ، خفیہ ایجنٹوں کا بھیجنا (مخبر)، سی سی ٹی وی اور ٹریکنگ سسٹمز، کالجز، مدارس اور دینی تنظیموں کی نگرانی شامل ہے۔ اس کے اغراض و مقاصد میں، قومی سلامتی ، دہشت گردی کی روک تھام، مذہبی انتہاپسندی پر قابو، بغاوت یا فسادات کی پیش بندی ، سیاسی استحکام برقرار رکھنا مد نظر ہوتا ہے، لیکن کبھی کبھار ان اہداف کی آڑ میں ذاتی مفادات بھی چھپے ہوتے ہیں اسی لیے اس جاسوسی کے کئی خطرات بھی ہیں جیسے شہری آزادیوں کی خلاف ورزی ، نجی زندگی کا تقدس پامال ہونا، سیاسی و مذہبی دباؤ، بے بنیاد الزامات، سماجی اعتماد کا کمزور ہونا وغیرہ۔ ڈومیسٹک جاسوسی ریاستی ضرورت بھی بن سکتی ہے اور ظلم کا ذریعہ بھی۔ اس لیے ضروری ہے کہ اسلامی ریاست میں ایسی نگرانی کے لیے واضح شرعی اصول، عدالتی نگرانی، اور شفاف دائرہ کار طے کیا جائے تاکہ سیکیورٹی اور عدل دونوں کا توازن برقرار رہے۔

ڈرون جاسوسی (Drone Surveillance):

ڈرون ایک بغیر پائلٹ فضائی آلہ ہے جسے ریموٹ کنٹرول یا خودکار نظام کے ذریعے چلایا جاتا ہے، جو مخصوص علاقوں کی تصویری، ویڈیو یا تھرمل نگرانی کرتا ہے۔ اس کے استعمالات میں فوجی اڈوں اور مشقوں کی نگرانی ، جنگی علاقوں میں دشمن کی نقل و حرکت پر نظر، سرحدی خلاف ورزی کی شناخت، ہدف کی نشان دہی اور حملے کی تیاری ، داخلی طور پر مشتبہ افراد، مظاہروں یا مذہبی مراکز پر نظر شامل ہے۔ جبکہ خطرات میں پرائیویسی کی خلاف ورزی ، بے گناہ شہریوں کی ہلاکت (Drone Strikes) ، شہری فضا میں خوف و عدم تحفظ کا پھیلاؤ شامل ہے۔

سیٹلائٹ جاسوسی (Satellite Surveillance):

سیٹلائٹ جاسوسی میں زمین کے گرد گردش کرنے والے سیٹلائٹس کے ذریعے زمین کی سطح، عمارتوں، نقل و حرکت، اور حتیٰ کہ مواصلاتی نظام پر نظر رکھی جاتی ہے۔ سیٹلائٹ جاسوسی کے اہم پہلوؤں میں ہائی ریزولوشن امیجز ، ہر وقت نگرانی، خفیہ تنصیبات، لانچنگ پیڈز، نیوکلیئر سائٹس، فوجی نقل و حرکت کی شناخت موسم، ابلاغ، اور سراغ رسانی کی معلومات حاصل کرنا اہم ہیں۔

ڈیپ فیک (Deepfake) ٹیکنالوجی:

ڈیپ فیک سے مراد ایسی ویڈیوز، تصاویر یا آڈیوز ہیں جنہیں AI اور مشین لرننگ کے ذریعے اس انداز میں بنایا جاتا ہے کہ کوئی شخص کچھ ایسا کہتا یا کرتا ہوا نظر آئے جو دراصل اس نے کبھی نہیں کہا یا کیا ہو۔ڈیپ فیک سسٹمز، جیسے GANs (Generative Adversarial Networks)، ہزاروں تصاویر یا ویڈیوز کو سیکھ کر کسی فرد کے چہرے کے تاثرات، آواز، اندازِ گفتگو کو نقل کرتے ہیں۔ پھر اسے دوسرے ویڈیوز یا آڈیوز پر لگا کر نقلی مواد تخلیق کیا جاتا ہے۔ڈیپ فیک ٹیکنالوجی کے مثبت استعمالات میں فلم سازی، میڈیا اسپیشل ایفیکٹس ، زبان ترجمے میں لب مومنٹ کی تبدیلی ، معذور افراد کے لیے ورچوئل مواصلاتی سہولت شامل ہیں جبکہ منفی استعمالات میں، جاسوسی (کسی لیڈر یا افسر کی جعلی ویڈیو بنا کر سازش)، سیاسی پروپیگنڈا ، جنسی طور پر ہراساں کرنے کے واقعات (فحش مواد میں جعلی چہروں کی شمولیت) ، مالی دھوکہ دہی (CEO fraud یا جعلی ویڈیو کالز)، فتنہ انگیزی و بلیک میلنگ نمایاں ہیں۔ غرض یہ کہ ڈیپ فیک ایک دہرا ہتھیار ہے، جو بظاہر جدید سہولت فراہم کرتا ہے لیکن اگر قانونی و اخلاقی دائرے میں نہ رہے تو سماجی، سیاسی اور مذہبی فتنے کا باعث بن سکتا ہے۔ اس لیے اس پر قانونی پابندی، آگاہی اور شرعی اصولوں کی روشنی میں رہنمائی ضروری ہے۔

خلاصہ بحث

جاسوسی، جنگ کے میدانوں میں سب سے اہم اور بنیادی میدان ہے، ایک مضبوط، مستعد اور جدید لوازمات سے لیس محکمہ جاسوسی کسی بھی ریاست کی جنگی کامیابی میں ریڑھ کی ہڈی ثابت ہوتا ہے۔ اسلامی تعلیمات جاسوسی کے تمام پہلوؤں سے متعلق مکمل رہنمائی فرماتی ہیں۔ ایک طرف مسلمانوں کے اندرونی معاملات، عیوب کو آشکار کرنے اور نقصان پہنچانے کے لیے کی جانے والی ہر طرح کی جاسوسی کے لیے قرآن وسنت مین عدم جواز کا حکم صادر ہوتا ہے۔ دوسری طرف ریاست کے اندر امن وامان کے قیام اور اندرونی سازشوں سے آگاہ اور نبرد آزما ہونے کے لیے، ساتھ بیرونی طور پر دشمن ممالک کے ارادوں اور اقدامات سے باخبر رہنے کے لیے کی جانے والی جاسوسی کو سراہتا ہے۔ اسلام جاسوسوں سے متعلق بھی احکامات بھی واضح فرماتا ہے لہذا مسلم ریاست کے خلاف جاسوسی کرنے والے حربی، ذمی، مستامن اور مسلمان جاسوس بھی ہوسکتے ہیں۔ اس حوالے سے اگر فقہاء کی آراء کو دیکھا جائے تو امام ابو حنیفہ، امام شافعی اور امام احمد کے ظاہر مذہب کے مطابق مسلم جاسوس کا قتل حرام ہے۔ البتہ حسب اقتضاء اسے تعزیری سزا دی جائے گی۔ جبکہ امام مالک اور اصحاب احمد بن حنبل میں سے ابن عقیل کا قول ہے کہ مسلمان جاسوس کو قتل کیا جائے گا۔ تمام ائمہ کا استدلال اجماعی طور پر حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کے واقعے سے ہی ہے جو سورۃ الممتحنہ کی پہلی آیت کے نزول کا سبب بنا اور جاسوسی کے حوالے سے احکامات میں معاون ثابت ہا۔ائمہ ثلاثہ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کے واقعے سے استدلال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ حضرت حاطب کو ان کے مسلمان ہونے کی وجہ سے قتل نہیں کیا گیا۔ امام مالک وابن عقیل بھی حضرت حاطب کے واقعے سے یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ مسلم جاسوس کے لیے قتل کا حکم ہو گا کیونکہ حضرت حاطب کے قتل نہ ہونے کی وجہ ان کا بدری ہونا تھا نہ کہ اسلام علت تھی۔ ذمی جاسوس کے حوالے سے احناف میں سے امام ابو یوسف، امام مالک اور امام احمد کے راجح قول

کے مطابق رائے ذمی جاسوس کو قتل کرنے کے جواز کی ہے۔ ان کے مطابق جاسوسی کرنے سے ذمی کا عہد ذمہ ختم ہو جاتا ہے۔ چونکہ وہ اپنے ذمہ سے نکل جاتا ہے تو اب حربی کافر کی طرح امام کو اس کے قتل کرنے، قید کرنے میں اختیار ہو گا۔ جبکہ اکثر شوافع اور امام احمد کے مرجوح قول کے مطابق کے ذمی کا عہد اسی وقت ختم ہو گا اگر عہد کے وقت یہ شرط رکھی گئی تھی اگر شرط نہ رکھی گئی ہو تو نہ عہد ختم ہو گا نہ اسے قتل کیا جائے گا۔ مستامن جاسوس کے حوالے سے تفصیل یہ ہے کہ اگر امان کے وقت شرط نہ رکھی گئی ہو اور پتہ چلتا ہے کہ یہ جاسوس ہے اور دشمن کو خبریں پہنچاتا ہے تو اسے قتل کیا جائے گا، لیکن امام کو اختیار ہو گا اسے قید کرنے کا۔ امام ابو یوسف، حنابلہ، مالکیہ کا یہ قول ہے۔ جبکہ حنفیہ اور شافعیہ کے مطابق اسے سخت سزا دی جائے گی، قید رکھا جائے گا، قتل نہیں کیا جائے گا اور اس کا عہد نہیں ختم ہو گا۔ جاسوس کی چوتھی قسم حربی جاسوس ہے۔ حربی جاسوس کے قتل پر سب فقہاء کا اتفاق ہے۔ کیونکہ حربی کو امان نہیں پہنچتی اس کا وجود مسلمانوں کے لیے خطرہ ہے اور نقصان کا باعث ہے۔

جاسوسوں کے حوالے سے ان فقہی احکامات کے بعد عصر حاضر میں جدید مظاہر و آلات جاسوسی کے استعمال کے حوالے سے گفتگو کی گئی جس کے بارے میں اختصار کے ساتھ کہا جا سکتا ہے جدید دور میں جاسوسی کے لیے جو بھی ٹیکنالوجی اور آلات استعمال کیے جاتے ہیں ان کو قرآن و سنت کے پیش کردہ جواز و عدم جواز کے پہلو کی روشنی میں جانچا جا سکتا ہے اگر ملکی اور قومی مفاد میں انھیں استعمال کیا جائے تو درست ہو گا البتہ اگر ذاتی، گروہی یا سیاسی مذموم مقاصد کے لیے مسلمانوں کے خلاف ہو تو جائز نہ ہو گا۔

Refrences:

1- Zubaidi, Muhammad bin Muhammad, Taj al-'Aroos min Jawahir al-Qamoos, Dar al-Hidayah, s.n., jild: 15, safha: 499.
2- Al-Ghazali, Muhammad bin Muhammad, Abu Hamid, Ihya Uloom al-Deen, Dar Ibn Hazm, Beirut, 1426H, jild: 2, safha: 802
3- Sagar, Tariq Ismail, Jasoos Kaisay Banta Hai, Seventh Sky Publications, Lahore, 2005, safha: 21-22
4- Al-Qur’an al-Kareem, Surah Al-Hujurat, Ayat: 12
5- Nasafi, Abdullah bin Ahmad, Madarik al-Tanzeel wa Haqaiq al-Ta’weel, Dar Ibn Kathir, Dar al-Kalim al-Tayyib, Beirut, 1619H, Jild: 3, Safha: 355
6- Saeedi, Ghulam Rasool, Sharh Sahih Muslim, Fareed Book Stall, Lahore, 1423H, Jild: 7, Safha: 117
7- Al-Qur’an al-Kareem, Surah Aal-e-Imran, Ayat: 118
8- Al-Qur’an al-‘Azim, Surah Al-Mumtahinah, Ayat: 1
9- Al-Suyuti, ‘Abd al-Rahman ibn Abi Bakr Jalal al-Din, *Al-Durr al-Manthur*, Dar al-Fikr, Beirut, s.n., vol. 8, p. 125.
10- Al-Bukhari, Muhammad ibn Isma‘il, *Kitab al-Adab*, Bab: Ma Yunha ‘an al-Hasad wa al-Tadabur, Maktabah Ghausiyyah, Karachi, s.n., p. 896, Hadith: 6064.

11- Al-Sijistani, Sulayman ibn Ash'ath, *Sunan Abi Dawud*, Kitab al-Adab, Bab: fi al-Nahy 'an al-Tajassus, Maktabah Rahmaniyyah, Lahore, s.n., Hadith: 4890, p. 328.
12- Bukhari, *Bab Fadl al-Tali'ah*, Hadith: 2846
13- Al-Sarakhsi, Muhammad ibn Ahmad, Shams al-A'immah, *Sharh al-Siyar al-Kabir,* vol. 5, p. 354
14- Al-Sarakhsi, Muhammad ibn Ahmad, Shams al-A'immah, *Sharh al-Siyar al-Kabir,* vol. 5, p. 354.
15- Bukhari, *Bab al-Jasus wa al-Tajassus wa al-Tabahhuth*, Maktabah Rahmaniyyah, Lahore, s.n., p. 422, Hadith: 3007.
16- Al-Qadi, Ya'qub ibn Ibrahim, Abu Yusuf, *Kitab al-Kharaj*, Beirut, Lebanon, 1399 AH, p. 188.
17- Al-Shaybani, Ahmad ibn Hanbal, *Musnad al-Imam Ahmad ibn Hanbal*, Mu'assasat al-Risalah, Beirut, 1421 AH, vol. 33, p. 300.
18- Al-Qadi, *Kitab al-Kharaj,* p. 188.
19- Al-Sarakhsi, Muhammad ibn Ahmad, Shams al-A'immah, *Sharh al-Siyar al-Kabir,* Al-Shirkah al-Sharqiyyah lil-I'lanat, Misr, 1971 CE, vol. 1, p. 2041.
20- Al-Shafi'i, Muhammad ibn Idris, *Al-Umm*, Dar al-Ma'rifah, Beirut, 1393 AH, s.n., vol. 4, p. 249
21- Al-Shirazi, Ibrahim ibn 'Ali, Abu Ishaq, *Al-Muhadhdhab fi Fiqh al-Imam al-Shafi'i,* Dar al-Kutub al-'Ilmiyyah, Beirut, s.n., vol. 2, p. 257.
22- Al-Bukhari, Muhammad ibn Isma'il, *Al-Sahih al-Bukhari,* Maktabah Rahmaniyyah, Lahore, s.n., Hadith: 3051.
23- Al-Shafi'i, *Al-Umm*, vol. 4, p. 250.
24- Al-Jawziyyah, Muhammad ibn Abi Bakr, Ibn Qayyim, *Zad al-Ma'ad*, Mu'assasat al-Risalah, Beirut, 1415 AH, vol. 3, p. 115.
25- Al-Kharshi, Muhammad ibn 'Abd Allah, *Sharh Mukhtasar Khalil al-Kharshi*, Dar al-Fikr, Beirut, s.n., vol. 9, p. 493.
26- Al-Bukhari, Muhammad ibn Isma'il, *Al-Sahih al-Bukhari,* Maktabah Rahmaniyyah, Lahore, s.n., Hadith: 3051.
27- Al-Farra', Muhammad ibn Husayn, Abu Ya'la, *Al-Ahkam al-Sultaniyyah*, Dar al-Kutub al-'Ilmiyyah, Beirut, 1421 AH, p. 159.
28- Al-Farra', *Al-Ahkam al-Sultaniyyah*, p. 161.
29- Al-Maqdisi, 'Abd Allah ibn Ahmad, Ibn Qudamah, *Al-Mughni,* Maktabat al-Qahirah, Cairo, 1388 AH, vol. 21, p. 117.
30- Al-Bukhari, Muhammad ibn Isma'il, *Al-Sahih al-Bukhari*, Maktabah Rahmaniyyah, Lahore, s.n., Hadith: 3051